جلد ۷ | ۱۴ امان ۱۳۳۳ھ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۶۰

سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی صحت کے لئے کراچی میں اجتماعی دعائیں اور صدقات

جماعت احمدیہ کراچی نے جب سے سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ پر بزدلانہ حملہ کی روح فرسا خبر سنی ہے۔ وہ اجتماعی اور انفرادی طور پر اپنے محبوب امام کی صحت و عافیت کے لئے مسلسل دعائیں کرنے میں مصروف ہے۔ ۱۱ مارچ کو نماز مغرب کے وقت احباب جماعت احمدیہ ہال میں جمع ہوئے اور نہایت سوز و گداز کے ساتھ اجتماعی دعا کی گئی۔ دعا سے قبل مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دن بھر میں جو اطلاعات موصول ہوئیں۔ ان کی تفصیل بیان کی۔ اور بتایا کہ کراچی کی مرکزی جماعت، حلقہ جات اور مختلف افراد کی طرف سے متواتر صدقات دیئے جا رہے ہیں جن کا سلسلہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کی اطلاع ملنے تک انشاء اللہ جاری رکھا جائیگا۔ امید ہے دیگر جماعتوں میں بھی اجتماعی و انفرادی طور پر دعائیں کرنے اور صدقات دینے کا سلسلہ جاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

بخار کم ہو رہا ہے آج زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۱۰۰،۲ رہا۔ ورم میں کمی ہے

نقاہت بڑھنے کے علاوہ آج کبھی کبھی اعصابی جھٹکے محسوس ہوتے رہے

احباب اپنے پیارے آقا کی شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

کراچی ۱۳ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

ربوہ ۱۲ مارچ (بذریعہ تار بوقت پونے دس بجے شب) "بخار میں کمی ہو رہی ہے آج زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر سو اعشاریہ دو (۱۰۰،۲) رہا۔ بے چینی اور درد میں قدرے ٹھکاؤ ہے۔ ورم کم ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی موجود ہے آج نقاہت زیادہ ہو گئی۔ اور کبھی کبھی اعصابی جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری)

تار کے انگریزی الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"Fever decreasing today highest 100.2. Restlessness and pain creased. Swelling lessening but still persists. Today weakness increased and occasional nervous jerks occoured.

(Private Secretary)

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے ملی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی مورخہ ۱۴ امان ۱۳۳۴ھش

روزنامہ المصلح کراچی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا

پیغام

احباب جماعت کے نام

ربوہ ۱۰ مارچ (بذریعہ تار) احباب جماعت کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے۔

"برادران! آپ سن چکے ہونگے کہ مجھ پر ایک نادان دشمن نے حملہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی آنکھیں کھولے۔ اور اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ان پر جو فرض عائد ہوتا ہے۔ اسے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

برادران! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اگر میرا وقت آن پہونچا ہے تو وہ میری روح کو تسکین عطا کرے اور اپنی رحمتیں نازل فرمائے نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ لوگوں کو ایسا لیڈر عطا فرمائے جو اس کام کیلئے مجھ سے زیادہ موزوں ہو۔

میں ہمیشہ آپ سے اپنی بیویوں اور بچوں سے زیادہ محبت کرتا رہا ہوں اور اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنے ہر قریبی اور ہر عزیز کو قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہا ہوں۔ میں آپ سے اور آپ کی آئندہ نسلوں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی ہمیشہ اسی طرح عمل کرینگے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ والسلام

مرزا محمود احمد

حسن کردار کا نمونہ

مورخہ ۱۴ امان ۱۳۳۴ھش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے پیغام میں جو آپ نے حادثہ کے عین بعد جماعت کے نام ارسال فرمایا اور جو المصلح مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اور آج دوبارہ شائع ہو رہا ہے۔ شروع ہی میں فرمایا ہے کہ

"مجھ پر ایک نادان دشمن نے حملہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی آنکھیں کھولے اور اسلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق ان پر جو فرض عائد ہوتا ہے۔ اسے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

ان دردمندانہ دعائیہ الفاظ سے حضور کے بلند کردار اور اس صحیح اسلامی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے جس کی نشوونما کی قرآن پاک ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ اور جو ایک حقیقی اور سچے مومن کی شان ہے۔

جس شخص نے آپ پر یہ حملہ کیا ہے۔ آپ اس کو نادان (ignorant) فرماتے ہیں۔ اور اس کے فعل کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے منافی بیان فرماتے ہیں۔ اور صرف بیان ہی نہیں فرماتے بلکہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں ایسے لوگوں کے لئے جو خلاف تعلیم اسلام اور خلاف اسوۂ حسنۂ رسول اللہ صلی اللہ وسلم افعال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں اس فرض کو سمجھنے کی توفیق دے۔ جو اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے تعلق سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جب انسان اپنی حالیہ تکلیف کے سوا کچھ نہیں سوچ سکتا۔ جب کسی بات کی سدھ بدھ نہیں رہتی یا پھر انسان انتقامی جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اگر فکر ہے تو صرف اسلام کی اور یا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کی۔ آپ اپنے حملہ آور کو صرف "نادان" بتاتے ہیں جس نے گویا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کی توہین کی ہے۔ اور حضور اسکو اور اس قسم کے دوسرے لوگوں کو ان کے اس فرض کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو بطور مسلمان ہونے کے ان پر عاید ہوتا ہے۔

ملکی قانون کی نظروں میں ایسے شخص کا جرم جو اس طرح بے گناہوں پر وار کرتا ہے۔ جو ہے سو ہے ہم اس کے متعلق یہاں کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ ہماری غرض یہاں صرف یہ واضح کرنا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو ایسی پر اضطراب حالت میں بھی ایسے لوگوں کے ایمان کی فکر ہے۔ اور اپنی جان کے خطرہ کی جس میں حضور کو ڈال دیا گیا ہے ذرا بھی پرواہ نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس دعا کو اللہ تعالےٰ قبولیت عطا فرمائے اور کاش کہ ایسے لوگ اپنے اس فرض کو سمجھیں جو اسلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم سے متعلق ان پر عاید ہوتا ہے ہمیں معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ کو جو اسلام کی صحیح تعلیم سکھائی گئی ہے۔ اس کے پیش نظر احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ کو حرز جان بنائیں گے۔ اور جہاں تک اسلامی کردار اور ذہنیت کا تعلق ہے اس کو ایک نادان (ignorant) شخص کا فعل سمجھ کر ایسے لوگوں کے لئے گڑگڑا کر دعائیں کریں گے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس فرض کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے جو اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بحیثیت مسلمان ہونے کے ان پر عائد ہوتا ہے۔

اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ کوئی بت نہیں۔ جن کی ویں بت پرستوں کی طرح پوجا کرنی ہے۔ بلکہ اسلام ایک لائحہ زندگی ہے۔ جو ہمیں تہذیب نفس کے ایسے اصول دیتا ہے۔ جو قابل عمل ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وہ نمونہ دیتے ہیں۔ جس سے ہم اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے اس کو ہر مقصود کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ہم اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کرتے اور آنحضرت کے اسوۂ حسنہ سے متاثر نہیں ہوتے اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق نہیں ڈھالتے تو ہمارا مسلمان کہلانا عبث ہے

ہمیں یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ایسی مصیبت میں کہ جب کہ اس کے جان سے پیارے امام پر ایک نادان دشمن نے حملہ کیا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ کو سخت مجروح کر دیا ہے۔ اپنے اس فرض کو اچھی طرح سمجھتی ہے جو اسلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم سے متعلق اس پر عائد ہوتے ہیں۔ بیشک یہ جراحت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی گردن پر ہی نہیں آئی بلکہ ہمارے دلوں پر آئی ہے۔ اور اس حادثہ نے جس قدر ہم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ وہ انسانی برداشت سے باہر ہے۔ مگر ہمیں اپنے پیارے امام کی مثال سے جن پر اول طور پر یہ مصیبت آئی ہے۔ یہی سبق ملتا ہے کہ ہم جہاں اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کریں کہ وہ ہمارے امام کے مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر زیادہ سے زیادہ طویل کرے۔ وہاں ہم ان لوگوں کے لئے بھی دردِ دل سے دعائیں کریں کہ وہ اس فرض کو جو اسلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق ان پر عائد ہوتا ہے سمجھنے کی اللہ تعالےٰ انہیں اور ہمیں بھی توفیق دے۔ تاکہ غیر اسلامی دنیا کو اور خود اسلامی دنیا کو اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو غلط فہمیاں ہماری ہی نادانیوں کی وجہ سے لگ رہی ہیں۔ وہ جلد از جلد دور ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کا یہ پیارا دین چاردانگ عالم میں وہ مقام حاصل کرے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اور تاکہ دنیا ان مصائب اور تکالیف سے نجات پائے۔ جو وہ اپنی نادانیوں کی وجہ سے اپنے آپ پر طاری کی ہے اور یہ دنیا ایک بہشت کا نمونہ بن جائے۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قانون کا نفاذ حکومت ملکی کا فرض ہے۔ ہمارا اسلامی فرض یہی ہے کہ ہم کسی طرح بھی کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے ملک میں بد امنی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ ہم کو یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ ہر ملک کی طرح ہمارے پیارے وطن پاکستان کے بھی اندرونی دشمن ہیں جو ہر وقت ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ہمیں کسی طرح دانستہ یا نادانستہ نہ صرف یہ کہ ایسے لوگوں کی سرگرمیوں میں معاون نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ جہاں بھی ہمیں ایسے آثار اٹھتے دکھائی دیں انہیں نہایت پُرامن اور سلامتی کی اسلامی تعلیم کے طریقوں کے تحت کام لیکر [illegible]

خطبہ نمبر ۱۱

خطبہ جمعہ

الٰہی جماعتیں ہمیشہ مخالفتوں کے طوفان میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کیا کرتی ہیں اور یہ ایک بہت بڑا نشان ہوتا ہے

تم خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو جب اس کا فضل آئیگا تو کوئی انسان تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔

اپنے کاموں میں خدا تعالیٰ پر نظر رکھو اور اسی کے سامنے جھکو اور اسی سے دعائیں کرو۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ فروری ۱۹۵۴ء بمقام رتن باغ لاہور

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

شاید بعض دوستوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں تو کہا تھا کہ جمعہ کی نماز مسجد میں ہی ہونی چاہیئے۔ لیکن آج پھر اس جگہ نماز ہو رہی ہے۔ اس کے لئے میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ گزشتہ سے پیوستہ جمعہ کو چونکہ میں نے

عدالتی کارروائی میں شمولیت

کرنی تھی۔ اور وہاں سے جمعہ کے لئے مسجد میں جانا مشکل تھا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ جمعہ یہیں پڑھا جائے۔ اور گزشتہ جمعہ میں میں نے کہا تھا کہ مجھ سے پوچھے بغیر جمعہ کا انتظام یہاں کر لیا گیا ہے۔ اب شاید کسی دوست کے دل میں خیال آئے کہ اس دفعہ پھر اسی طرح جمعہ کا انتظام یہاں کر لیا گیا ہے۔ سو میں دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ غالباً کارکنوں کی غلط فہمی کی بناء پر اس دفعہ جمعہ کا انتظام مسجد میں نہیں ہوا جب میں یہاں پہنچا تو مجھے پیغام ملا۔ کہ جماعت کے بعض کارکن آئے ہیں۔ اور وہ پوچھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کہاں ہونی چاہیئے۔ میں نے جواب میں کہا کہ جمعہ کی اصل جگہ تو مسجد ہی ہے۔ لیکن چونکہ میری آمد کی وجہ سے لوگ زیادہ تعداد میں جمع ہوں گے۔ اور مسجد چھوٹی ہے۔ اس لئے اگر مسجد میں

جمعہ کی نماز

مناسب نہیں تو نئی جگہ پر جو خریدی گئی ہے جمعہ کی نماز پڑھ لی جائے۔ لیکن اگر وہاں بھی جمعہ کی نماز کا انتظام نہ ہو سکے۔ تو جہاں آپ لوگ چاہیں جمعہ کی نماز پڑھ لیں۔ اب اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ پیغامبر نے پیغام پہنچانے میں غلطی کی۔ یا جماعت کے اس کارکن نے اس کی بات کو غلط سمجھا۔ بہرحال جواب یہ دیا گیا

کہ چونکہ مسجد چھوٹی ہے۔ اور نئی جگہ پر ابھی کھیت ہیں۔ اور ان میں فصل کھڑی ہے۔ کھیتی والے وہاں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس لئے جمعہ کی نماز یہیں یعنے رتن باغ میں ہوگی اب پتہ لگا ہے کہ مقامی آدمی آپس میں یہ بحث کر رہے تھے۔ کہ نئی جگہ پر نماز کے لئے مناسب انتظام کر دیا گیا تھا۔ اور یہ بات غلط ہے کہ وہاں کھیتوں کی وجہ سے نماز جمعہ کا انتظام کرنا مشکل ہے۔ پس یہ غلط فہمی تھی جس کی بناء پر جمعہ کا انتظام رتن باغ میں کیا گیا۔ بہرحال اب جماعت کی یہی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ اگر زیادہ تعداد کی وجہ سے مسجد میں نماز پڑھنا مشکل ہو۔ تو نئی جگہ پر نماز پڑھی جائے۔

بہرحال جہاں تک نمازوں کا تعلق ہے۔ ہر نمازیں مسجد میں پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ جب دوست زیادہ تعداد میں ہوں تو نمازیں نئی جگہ پر پڑھ لی جایا کریں۔ تاکہ لوگوں کو وہاں جانے کی عادت ہو جائے۔ اور تا وہاں دعائیں ہوتی رہیں کہ

خدا تعالیٰ کا فضل

نازل ہو۔ اور جب خدا تعالیٰ کا فضل ہو جاتا ہے۔ تو سب مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی مجبوری ہو۔ تو کسی اور جگہ نماز پڑھ لی جائے۔ بہرحال جہاں تک ہو سکے۔ چھوٹے اجتماعوں میں مسجد کو مقدم رکھا جائے۔ اور بڑے اجتماعوں میں اس جگہ کو جو نئی خریدی ہے

اس کے بعد میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ ہماری جماعت

قسم قسم کے خطرات

میں سے گذر رہی ہے۔ بعض خطرات ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور بعض خطرات ہمیں نظر نہیں آتے۔ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا

ہے کہ بعض جگہوں پر لوگ پھر فساد پیدا کرنے اور فتنہ کی آگ بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں اور پھر بعض ایسی اندرونی باتیں بھی پیدا ہو رہی ہیں جن کی وجہ سے یہ نظر آتا ہے کہ شاید جماعت کے لئے کسی نہ کسی شکل میں کوئی ناپسندیدہ بات ظاہر ہو۔ ایسے حالات میں مومن کو سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنا چاہیئے۔ اور اسی سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ جو کام انسانی ہاتھ نہیں کر سکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ کر سکتا ہے الٰہی جماعتیں تو ہمیشہ ہی ایسی شکل میں ترقی کیا کرتی ہیں۔ جیسے انسان کا بچہ کسی بھیڑیئے یا شیر کی کچھار میں پرورش پاتا ہو۔ بے شک شیروں کی کچھار میں انسان کے بچے کا پرورش پانا ایک معجزہ ہوتا ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑا معجزہ یہ ہوتا ہے کہ الٰہی جماعتیں

مخالفتوں کے طوفان میں ترقی

کر جاتی ہیں۔ آج تک کوئی الٰہی جماعت ایسی قائم نہیں ہوئی جس کو معجزانہ زندگی نہ ملی ہو۔ ایک شخص خطرناک بیمار ہوتا ہے۔ اور علاج کے بعد اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک خطرناک بیمار ایسا ہوتا ہے جس کے بچنے کی امید نہیں ہوتی۔ اور طبیب اس کو لاعلاج سمجھ کر جواب دے دیتے ہیں۔ وہ صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ اور اس صدقہ و خیرات کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوتا ہے اور وہ اس بلا کو دور کر دیتا ہے۔ اور ڈاکٹر حیران ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اسے کس طرح معجزانہ زندگی دے دی ہے۔ لوگ اس کو حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور جب وہ ان کی آنکھوں کے آگے سے گذرتا ہے۔ تو وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک بہت بڑا نشان دیکھا ہے یہ شخص سخت خطرناک مرض میں گرفتار تھا طبیب جواب دے چکے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسے

صحت عطا کر دی بے شک یہ بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑا نشان یہ ہوتا ہے۔ کہ الٰہی جماعتیں مصائب اور آفات کے طوفانوں میں سے سلامتی کیساتھ گذر کر اپنی کامیابی کی منزل کو حاصل کر لیتی ہیں۔ کیونکہ مرض ارادہ والی چیز نہیں ہوتی۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ فلاں مرض فلاں شخص کو ارادۃً مارنے آئی تھی۔ وہ

اتفاقی حادثات کا نتیجہ

ہوتی ہے لیکن مخالفت ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے پیچھے ارادہ ہوتا ہے۔ اور جب کسی چیز کے ساتھ ارادہ ہوتا ہے۔ تو وہ زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک پتھر کسی بلند جگہ سے انسان کے سر پر گرے۔ تو وہ اسے مار دے گا۔ یا زخمی کر دے گا۔ لیکن چھت سے یا کسی بلند جگہ سے اس کے گرنے میں دوسرے کی موت کا احتمال کم ہوتا ہے یعنی یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ وہ پتھر کسی انسان کے سر پر گر کر اسے ہلاک کر دے۔ ممکن ہے پتھر چھت پر سے گرے۔ اور وہ کسی انسان کو نہ لگے یا وہ کسی انسان کو لگے مگر اسے ایسی ضربات نہ آئیں۔ جن کے نتیجہ میں اس کی موت واقع ہو۔ لیکن اگر کوئی رائفل کا نشانہ بنا کر گولی چلاتا ہے۔ تو چونکہ اس میں ارادہ شامل ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں موت کا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔

پس انسان جب کسی کو مارتا ہے تو وہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں اس کے مارنے کی

نیت اور ارادہ

بھی ہوتا ہے۔ بیماری کا علاج کرو۔ اور علاج اس کے مطابق ہو۔ تو وہ ہٹ جائے گی۔ لیکن کسی انسان کو ہٹانا چاہو تو وہ نہیں ہٹے گا۔ تم ایک طرف سے ہٹاؤ گے۔ تو وہ دوسری طرف چلا جائیگا تم ادھر سے ہٹانے کی کوشش کرو گے تو وہ تیسری طرف چلا جائے گا۔ کیونکہ اس کی نیت اذیت دینے کی ہوتی

اور وہ اس کے لئے ہر ڈھنگ اور طریق اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ جماعتیں جب مخالفت کے طوفان سے بچتی ہیں۔ تو وہ باوجود دشمن کے ارادہ اور نیت کے بچتی ہیں۔ اس لئے یہ نشان بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور جب انسان کے سامنے اس قدر بڑے نشانات آئیں۔ تو وہ خدا تعالیٰ کو کیوں یاد نہ کرے گا۔ جب سے دنیا قائم ہوئی۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ کوئی جماعت ایسی نہیں گزری۔ جسے خدا تعالےٰ نے شیر کے منہ سے نکال کر بچایا نہ ہو۔ شیر کے منہ سے انسان کا بچ جانا ممکن ہے لیکن جس قسم کے فتنوں سے خدا تعالےٰ اپنی جماعتوں کو بچاتا ہے بظاہر ان سے بچ نکلنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن الٰہی سنت یہی ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتوں کو اس قسم کے خطرناک مصائب میں ڈال دیتا ہے۔ اور پھر ان سے محفوظ کر لیتا ہے۔ اور اس طرح لوگوں کو عظیم الشان نشان دکھاتا ہے۔ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ ان کے علاوہ

تمام انبیاءؑ کے زمانہ میں

چاہے ان کا ذکر قرآن کریم میں ہوا ہے۔ یا نہیں ہوا۔ ایسا ہی ہوا۔ جن قوموں کے نام لیکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر نہیں کیا۔ صرف یہی کہہ دیا ہے۔ کہ ہر قوم میں میرے رسول آئے ہیں۔ ان کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ مثلاً تم کہہ سکتے ہو۔ کہ یہودیوں کا یہ خیال تھا۔ کہ کوئی شخص جب خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کی جماعت پر مصائب اور تکالیف آتی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ انہوں نے اس قسم کی باتیں تاریخ میں داخل کر دی ہوں۔ لیکن ہم کہیں گے۔ اچھا اگر یہ یہودیوں کا خیال تھا۔ کہ

انبیاءؑ کی جماعتوں پر مصائب

آتے ہیں۔ اور انہوں نے تاریخ میں اس قسم کی باتیں شامل کر دی ہیں۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں تو یہودی موجود نہیں تھے۔ کہ انہوں نے اس قسم کی باتیں تاریخ میں شامل کر دی ہوں۔ پھر تم کہہ سکتے ہو۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی تاریخ بھی یہودیوں نے لکھی ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ انہوں نے اس قسم کی باتیں شامل کر دی ہوں۔ ہم اس بات کو بھی تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو یہودی مانتے ہی نہیں تھے۔ ان کی تاریخ میں بھی یہ ذکر آتا ہے۔ کہ ان پر اور ان کی قوم پر ہر قسم کے مصائب آئے۔ ان کو تو یہ بیان کرنا چاہیئے تھا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بہت عزت ہوئی تھی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جانے دو۔ مکہ والوں پر یہود کا کیا اثر تھا۔ پھر مکہ والوں کے متعلق بھی یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ وہ سامی النسل تھے۔ ان پر یہود کا اثر تھا۔ زرتشت علیہ السلام ایران میں مبعوث ہوئے تھے۔ ان کے متعلق بھی یہ روایت پائی جاتی ہے۔ کہ ان پر اور ان کی قوم پر سخت مصائب آئے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے انہیں ان مصائب سے نکالا۔ اور انہیں ترقی بخشی۔ پھر تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ ایران کا علاقہ عرب کے قریب تھا۔ وہ لوگ عربوں اور یہودیوں سے متاثر تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنی تاریخ میں اس قسم کی باتیں لکھ دی ہیں۔ لیکن ہندوستان کا ملک تو ان سے بہت دور تھا۔ پھر بھی ان کے انبیاءؑ کے متعلق اس قسم کی روایات ملتی ہیں۔ حضرت رام چندر بھی اوتار تھے۔ ان کی ساری زندگی بن باس میں ہی گزر گئی۔ حضرت کرشن اوتار تھے۔ ان کے زمانہ میں بھی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اور انہی لڑائیوں میں ان کی ساری زندگی گزر گئی۔ غرض ہر قوم جس میں کسی شخص کی آمد پر ایمان کا اظہار کیا گیا تھا۔ یا انہوں نے کسی سے

عقیدت کا اظہار

کیا ہے۔ ان سے ایک ہی قسم کا سلوک ہوا ہے۔ اور یہ ایسی شہادت ہے۔ جس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوا۔ بعض باتوں میں اختلاف بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس بات میں اختلاف نہیں ہوا۔ کہ ان کو اور ان کی قوموں کو تکالیف دی گئیں۔ حضرت نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ زرتشتؑ۔ کرشنؑ۔ رام چندر۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیموں میں فرق نظر آتا ہے۔ پھر کوئی نبی کسی قوم میں پیدا ہوا۔ اور کوئی کسی قوم میں پیدا ہوا۔ اس میں بھی فرق نظر آتا ہے۔ پھر کوئی سفید تھا۔ اور کوئی کالا تھا۔ اس میں بھی فرق نظر آتا ہے۔ پھر کوئی کوئی بولی بولتا تھا۔ اور کوئی کوئی بولی بولتا تھا۔ اس میں بھی فرق نظر آتا ہے۔ لیکن اس بات میں کوئی فرق نہیں۔ کہ ہر نبی جب دنیا میں مبعوث ہوا۔ اس کی قوم خطرناک حالات میں سے گزر کر ترقی کر گئی۔ دشمن نے انہیں دکھ دیئے۔ تکالیف دیں۔ مصائب کے پہاڑ ان پر توڑے۔ لیکن وہ پھر بھی زندہ رہیں۔ اور ترقی کر گئیں۔ یہ اتنا بڑا نشان ہے۔ کہ اگر انسان اس پر غور کرے۔ تو یہ اس کے

ایمان کی ترقی کا موجب

ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود انسان سمجھتا ہے۔ کہ ان قوموں نے طاقت اور زور سے ترقی حاصل کی تھی۔ حالانکہ اگر طاقت اور زور سے ہی ترقی حاصل کی تھی۔ تو ان سے پہلے بھی تو بہت سی قومیں گزری ہیں۔ روایات بتاتی ہیں۔ کہ جب کبھی کسی قوم نے دین کو پھیلایا ہے۔ تو وہ دوسری قوموں پر غالب آئی ہے۔ لیکن وہ طاقت اور زور سے غالب نہیں آتی۔ الٰہی نصرت کے ذریعہ غالب آتی ہے۔ اس میں طاقت اور قوت نہیں تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ان سے کام لیا۔ اور اس کا کام لینے کا طریق ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی ماں میز اٹھانے لگی ہو۔۔۔ تو بچہ آ جائے۔ اور کہے۔ میں میز اٹھاؤں گا۔ ماں کہتی ہے۔ اچھا تم اٹھاؤ۔ اور وہ دیکھتی ہے۔ کہ بچہ اس میز کو پکڑ کر بظاہر زور لگا رہا ہے۔ لیکن اس کے زور لگانے سے میز اٹھایا نہیں جا سکتا۔ ماں اس میز کو اٹھاتی جاتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ یہ کہتی جاتی ہے۔ لگاؤ زور۔ حالانکہ بچہ صرف میز پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوتا ہے۔ وہ اس کے کام میں مدد نہیں دے رہا ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات اس کے لئے زیادہ بوجھ کا موجب بن رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ ہم سے کہتا ہے۔ دو چندے۔ کرو قربانیاں۔ حالانکہ ان چندوں اور قربانیوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ جو کام خدا تعالےٰ مجددین۔ مصلحین اور انبیاءؑ کی جماعتوں سے لیتا ہے۔ اسے دیکھو۔ تو اس کے سامنے ان کی قربانیاں اور کوششیں ہیچ نظر آتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ سامان طاقت اور قوت کم ہوتی ہے۔ مصلحین۔ مجددین اور انبیاءؑ کی جماعتیں ترقی کر جاتی ہیں۔ ان کی قربانیوں کے مقابلہ میں کام زیادہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ لو۔ آپ کے پاس مال اور ذرائع بہت کم تھے۔ آپ کے بعد جو لوگ آئے۔ ان کے ذرائع زیادہ تھے۔ ان کے پاس مال زیادہ تھا۔ لیکن جو کام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے

خلفاءؓ کے زمانہ میں

ہوا۔ وہ بعد میں نہیں ہوا۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے بتا دیا۔ کہ جو کام ہوا ہے۔ وہ طاقت۔ قوت اور آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے نہیں ہوا۔ اگر طاقت۔ قوت اور آدمیوں کے ذریعہ وہ کام ہوا تھا۔ تو اب میں نے طاقت۔ قوت اور آدمیوں کو بڑھا کر دکھا دیا ہے۔ لیکن کام پہلے کی نسبت بہت کم ہوا ہے۔ جو تغیر انسانی قلوب۔ احساسات۔ جذبات اور نظم و نسق میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اور جو کام آپؐ کی جماعت نے کیا۔ بعد میں بنو عباس اور بنو امیہ نے اس سے ہزاروں گنے زیادہ آدمیوں۔ طاقت اور قوت کے باوجود نہیں کیا۔ بلکہ وہ لوگ اپنے آپ کو بھی نہ سنبھال سکے۔ اور ایک دوسرے کو مارتے رہے۔ کجا یہ حالت تھی۔ کہ مسلمان سب ایک جتھہ تھے۔ اگر کسی وجہ سے کسی کے جذبات بھڑک اٹھتے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ سے ایک لفظ نکلتا اور وہ سرد پڑ جاتے۔ لیکن اب کسی کا پیر غلطی سے بھی دوسرے کے پیر پر پڑ جائے۔ تو وہ کئی باتیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ تمہیں تہذیب حاصل نہیں۔ کجا وہ حالت تھی۔ کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ لڑ پڑے۔ حضرت عمرؓ کی طبیعت سخت تھی۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو سخت سست کہا۔ اور پھر غصہ میں آ کر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس شکایت

کرنے چلے گئے۔ دوسرے لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔ عمرؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرنے گئے ہیں۔ وہ غصہ میں ہیں۔ واقعہ انہیں سمجھ میں نہیں آیا۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ پر ناراض ہو جائیں۔ اس لئے آپ بھی جائیں۔ پہلے تو آپ نے اس بات کی طرف دھیان نہ دیا۔ آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ لیکن بعد میں خیال آیا۔ کہ شاید رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خیال فرمائیں۔ کہ سختی میں نے کی ہے۔ چنانچہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں تشریف لے گئے۔ اور دیکھا کہ حضرت عمرؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ آج مجھ سے ابوبکرؓ پر کچھ سختی ہو گئی ہے۔ اس خیال سے کہ وہ شکایت نہ کر دیں۔ میں پہلے ہی معافی مانگنے آ گیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے بات ختم ہی کی تھی۔ کہ آپ بھی مجلس میں جا پہنچے۔ اور خیال کیا۔ کہ میں بھی اپنی شکایت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے پیش کر دوں۔ چنانچہ آپ نے آگے قدم بڑھائے۔ تا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا بیان پیش کریں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ حضرت ابوبکرؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچے۔ آپ نے حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے جواب دینا شروع کیا۔ اس وقت آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے لوگو تم کو کیا ہو گیا۔ کہ جب تم سب میری اور

اسلام کی مخالفت

کرتے تھے۔ اس وقت صرف ابوبکرؓ تھا۔ جو میری تائید کیا کرتا تھا۔ کیا تم اب بھی ہم دونوں کو دکھ دینے سے باز نہیں آتے۔ حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت عمرؓ پر ناراض ہوئے ہیں۔ آگے بڑھے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہنا شروع کیا۔ یا رسول اللہ غلطی میری ہی ہے۔ آپ عمرؓ پر خفا نہ ہوں۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قلوب کی کس طرح صفائی کر دی تھی۔ اگر تم میں سے کوئی شخص وہاں ہوتا۔ تو وہ نہ صرف معافی نہ مانگتا۔ بلکہ یہ کہتا۔ یا رسول اللہ آپؐ نے اس کے جرم کو کم سمجھا ہے اس نے ظلم زیادہ کیا تھا۔ بیسیوں دفعہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اگر ہم کسی شخص کو اس کے جرم کی سزا دیتے ہیں تو دوسرے لکھتے ہیں۔ اس کا جرم تو بہت زیادہ تھا۔ اسے

جماعت سے خارج

کیوں نہیں کر دیا گیا۔ اس کو تو جماعت سے خارج کر دینا چاہیئے تھا۔ اسے مرتد قرار دے دینا چاہیئے تھا۔ اس کو اس اس طرح پیسنا چاہیئے تھا۔ اور ادھر یہ حالت ہے۔ کہ ایک آدمی پر ظلم کیا جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ آپؐ دوسرے شخص پر ناراض ہوں۔ بلکہ وہ اپنی برأت کرنے آیا تھا۔ اور یا وہ یہ کہتا ہے۔ کہ یا رسول اللہ قصور میرا ہی ہے۔ یہ تغیر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیدا کیا۔ بنو امیہ اور

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اولاد کے حق میں دردمندانہ دعائیں

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

یہ تین جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں
یہ میرے بار و بر ہیں تیرے غلام در ہیں

تو سچے وعدوں والا منکر کہاں کدھر ہیں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت

دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر

تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

شیطان سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو

ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری

ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

بنو عباس اپنے سارے روپیہ اور طاقت سے بھی پیدا نہ کر سکے۔ اس وقت کئی ایسے لوگ موجود تھے۔ جنہیں

بنو عباس اور بنو امیہ کی حکومتیں

روپیہ دیتی تھیں۔ لیکن وہ اندرونی طور پر ان کے دشمن تھے۔ برامکہ کو دیکھ لو۔ بنو عباس نے اس خاندان کو کتنی عزت دی۔ انہیں غلامی سے اٹھا کر بادشاہ بنا دیا۔ لیکن بنو عباس کی سلطنت کے خلاف برامکہ کے خاندان نے ہی سازش کی۔ اور آخر ہارون الرشید کو مجبور ہو کر اس خاندان کے لوگوں کو قتل کرانا پڑا۔ اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ آپ اپنے ماننے والوں کو یہی فرماتے تھے۔ قربانیاں کرو۔ چنانچہ وہ روپیہ دیتے تھے۔ قربانیاں کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ آپ نے ان کو قربانی کا ارشاد فرما کر ان پر احسان کیا ہے۔ آپ کا حکم سنتے ہی وہ اپنی جان اور مال قربان کر دیتے تھے۔

پس اللہ تعالےٰ نے ہر قوم کو جسے اس نے کھڑا کیا ہے۔ یہ نظارہ دکھا دیا ہے۔ تا اسے یہ خیال پیدا نہ ہو۔ کہ اس نے جو وجاہت اور شان حاصل کی ہے۔ وہ اس کے زور اور قوت بازو کے نتیجہ میں ہے۔ وہ اپنی اس حالت کو دیکھیں۔ اور غور کریں۔ کہ جب وہ کمزور تھے۔ تو ان کے کام کا کیا نتیجہ نکلا۔ اور اب جبکہ وہ تعداد میں بھی بڑھ گئے ہیں۔ اور ان کی مالی حالت بھی بہت ترقی کر گئی ہے۔ ان کے کام کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ پھر کوئی اور ترقی یافتہ قوم ہو۔ تو تم کہہ سکتے ہو۔ کہ ان کے پاس وہ شان نہیں تھی۔ لیکن یہاں تو یہ ہو رہا ہے۔ کہ ایک وقت میں جو قوم کامیاب اور کامران تھی۔ اسی کی نسل اپنے اس کام میں ناکام ہو جاتی ہے۔ جس میں ان کے ماں باپ بہت تھوڑے سامان کے ہوتے ہوئے کامیاب ہو گئے تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس وقت خدا تعالیٰ خود انہیں ترقی دے رہا تھا۔

پس تم اپنے کاموں میں خدا تعالیٰ پر نظر رکھو۔ اسی کے سامنے جھکو۔ اسی سے دعائیں کرو مصائب جب آتے ہیں۔ تو ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو مخفی ہوتے ہیں۔ ان کا کسی کو پتہ نہیں ہوتا۔ اسی رتن باغ میں میں نے بعض خطبے پڑھے تھے۔ اگر تمہارا حافظہ ٹھیک ہے۔ تو تمہیں یاد ہوگا۔ جب

تقسیم ملک کے وقت

جماعت نے اچھا کام کیا۔ تو سب طرف سے اس کی تعریفیں ہو رہی تھیں۔ میں نے اسی وقت کہا تھا۔ کہ تمہاری یہ تعریفیں جو اب ہو رہی ہیں۔ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہیں گی۔ یہی لوگ تمہاری مخالفت کریں گے۔ اس لئے تم ان تعریفوں کو سنکر سست نہ ہو جاؤ۔ لیکن تمہارے دماغوں پر یہی اثر تھا۔ کہ یہ لوگ ہماری تعریفیں کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے تبلیغ شروع کر دی۔ تو یہی لوگ ہمارے مخالف ہو جائیں گے۔ لیکن اس کے بعد وہ کچھ ہوا جس کا کسی کو خیال بھی نہ تھا۔ اور جماعت کو پتہ لگ گیا۔ کہ ان تعریفوں کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔ اصل تعریف وہی ہوتی ہے جو خدا تعالےٰ کرتا ہے۔ جو تعریف خدا تعالیٰ کرتا ہے وہ قیامت تک جاتی ہے۔ لیکن انسان آج خوشامد کرتا ہے۔ اور کل گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ میرے ہی زمانہ میں جماعت کے بعض لوگوں کو پانچ سات مرتبہ ٹھوکر لگی۔ وہ لوگ میرے خطبے سنتے تھے۔ اور جھوٹے تھے۔ میرے ہاتھ چومتے تھے۔ لیکن بعد میں انہیں ٹھوکر لگی۔ تو انہوں نے مجھے غلیظ ترین گالیاں دیں۔ اخبارات میں میرے متعلق

جھوٹی اور فحش خبریں

اور مضامین شائع کئے۔ اگر ان کا زور چلتا۔ تو جس کا نام محمود تھا۔ اس کا نام ذلیل ہو جاتا۔ لیکن اس کا محمود نام خدا تعالےٰ نے رکھا تھا۔ اس لئے وہ تمام فتنوں میں اسے محمود ہی بناتا جاتا تھا۔ بعض دوست آئے۔ اور ایک وقت تک انہوں نے خوب اخلاص دکھایا۔ اور ہمیں بھی ان سے بعض امیدیں پیدا ہو گئیں۔ لیکن بعد میں وہی لوگ دشمن ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ خیال کر لیا۔ کہ اسے ہم لوگوں نے ہی عزت دی ہے۔ اور اب ہم لوگ ہی اسے ذلیل کریں گے۔ میری خلافت کا غالباً دوسرا سالانہ جلسہ تھا۔ یا پہلا ہی جلسہ تھا۔ تو لاہور سے ایک چھپا ہوا اشتہار مجھے پہنچا۔ اس میں مولوی محمد احسن صاحب امروہی کا یہ اعلان تھا۔ کہ میں نے اسے خلیفہ بنایا تھا۔ اور اب میں ہی اسے معزول کرتا ہوں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دوستانہ تعلقات تھے۔ لیکن جب آپ نے

مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ

کیا۔ تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے یہی کہا۔ کہ میں نے انہیں عزت دی تھی۔ اور اب میں ہی انہیں ذلیل کروں گا۔ اب دیکھو دونوں میں سے کس کی بات درست نکلی۔ جن دوستوں پر یہ خیال تھا۔ کہ وہ بڑھانے والے ہیں۔ انہوں نے بعد میں مقابلہ کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذلیل کرنا چاہا۔ لیکن آپ کو مسیح اور مہدی خدا تعالیٰ نے بنایا تھا۔ اس لئے اس نے کہا۔ میں آپ کو ترقی دوں گا۔ آپ کو بڑھاؤں گا۔ اور آپ کے دشمنوں کو ناکام و نامراد بناؤں گا۔ چنانچہ ایک دن ایسا بھی آیا۔ جب عیسائیوں کی طرف سے آپ پر مقدمہ دائر ہوا۔ تو یہ مولوی عیسائیوں کی تائید میں آپ کے خلاف عدالت میں پیش ہوئے۔ اور انہوں نے کہا۔ اس شخص سے امید ہی یہی تھی۔ کہ وہ اس کو قتل کرا دیں گے۔ بعض بے وقوفیوں کی وجہ سے مجسٹریٹ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پر ناراض ہوا۔ مجسٹریٹ نے کہا۔ تم عدالت کی ہتک کر رہے ہو۔ اور غصہ میں آکر کہا۔ عدالت سے نکل جاؤ۔ اس وقت بہت سے لوگ عدالت کے باہر جمع ہو گئے تھے۔ اور وہ

عدالت کے فیصلہ کا انتظار

کر رہے تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے خیال کیا۔ کہ مجسٹریٹ نے جو سلوک مجھ سے کیا ہے۔ اس کا ان لوگوں کو پتہ نہ لگے۔ کسی شخص کی چادر بچھی ہوئی تھی۔ مولوی محمد حسین اس چادر پر بیٹھ گئے۔ اور سمجھا۔ کہ لوگ یہ خیال کریں گے۔ کہ اس شخص نے میرے اعزاز اور احترام کی وجہ سے اپنی چادر بچھا دی ہے۔ لیکن وہ چادر پر بیٹھے ہی تھے۔ کہ چادر کے مالک نے کہا۔ میری چادر کو پلید نہ کرو۔ تم مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے عدالت میں آئے ہو۔ تمہیں کوئی حق حاصل نہیں۔ کہ میری چادر پر بیٹھو۔ گویا مولوی محمد حسین بٹالوی کا تو یہ خیال تھا۔ کہ مرزا صاحب کو مقام ماموریت پر میں نے ہی کھڑا کیا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے کہا۔ تم میرے مامور کو ذلیل کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ میں تمہیں سفید چادر پر بھی نہیں بیٹھنے دوں گا۔

پس انسان کی دی ہوئی عزت اور اس کی تعریفیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اصل عزت وہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ دے۔ اور

اصل تعریف وہی ہے، جو خدا تعالیٰ کرے

مومن کو اسی کی طرف جھکنا چاہیئے۔ اور اسی سے مانگنا چاہیئے۔ جو چیز خدا تعالےٰ دے گا۔ وہ اسے واپس نہیں لے گا۔ لیکن انسان ممکن ہے ایک عرصہ کے بعد تمہارا دشمن ہو جائے۔ اور تمہیں ذلیل کرنے کی کوشش کرے۔ پس تم خدا تعالےٰ سے مانگو۔ اور اس چیز کی خواہش نہ کرو۔ جو چھینی جا سکتی ہے۔ اس کے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے تمہیں دنیا میں عزت حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

پس تم خدا تعالےٰ سے دعائیں کرو۔ دعاؤں میں بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ تم خدا تعالےٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ کا فضل آئے گا۔ تو کوئی انسان تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ کا فضل نہ ہو۔ تو تم موجودہ تعداد سے لاکھ گنا بھی بڑھ جاؤ۔ تو تمہاری کوئی عزت نہیں۔ مسلمانوں کو دیکھ لو۔ اس وقت ان کی تعداد ۶۰ کروڑ کے قریب ہے۔ لیکن اس وقت جو ان کی حیثیت ہے۔ وہ یورپ کی چھوٹی چھوٹی طاقتوں سے بھی کم ہے۔ لیکن ایک زمانہ وہ تھا۔ جب مسلمانوں کی تعداد چالیسواں حصہ تھی۔ یعنی بنو امیہ کے زمانہ میں جب مسلمانوں کی تعداد پچاس ساٹھ لاکھ تھی۔ یا بنو عباس کے زمانہ میں جب اُن کی طاقت دو تین کروڑ تھی۔ اس وقت ساری دنیا نے ان کے سامنے سر جھکا دیا تھا۔ پس تعداد اپنی ذات میں ایسی چیز نہیں۔ کہ اس پر فخر کیا جائے۔ جن لوگوں کے ساتھ

خدا تعالےٰ کا فضل

ہوتا ہے۔ وہ تھوڑے بھی ہوں۔ تو بہت ہوتے ہیں۔ اور جن لوگوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا فضل نہیں ہوتا۔ وہ زیادہ تعداد میں بھی ہوں۔ تو تھوڑے ہوتے ہیں۔

شکریہ

" میرے بھانجے عزیزم مسعود احمد کے پانی میں ڈوب کر وفات پا جانے پر بہت سے دوستوں اور جماعتوں کی طرف سے اظہار ہمدردی کے خطوط اور پیغامات موصول ہوئے ہیں میں ان تمام احباب اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دست بدعا ہوں۔ کہ رب العزت ہم سب کو صبر جمیل عطا فرما دے اور مرحوم کا نعم البدل بھی۔

خاکسار شیخ محمد شریف "شیخ کریم بخش اینڈ سنز کوئٹہ"

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے مختلف صیغہ جات میں میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس محررین کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوان جو مستقل طور پر خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء تک ناظر بیت المال ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔ امتحان و انٹرویو کے لئے ۱۹ اپریل ۱۹۵۴ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر بیت المال میں تشریف لائیں۔

صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی خالی آسامیاں کمیشن کے منتخب کردہ امیدواروں سے پُر کی جائیں گی جنہیں ایک سال امتحان کے زمانہ میں ۵۰/- روپے تنخواہ اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس علاوہ رہائشی الاؤنس ملے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر صیغہ کی سفارش پر ۸۰-۳-۔۔۔ ھ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (۲) ولدیت
(۳) تعلیمی قابلیت معہ نقول سرٹیفکیٹ (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
(۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
(۷) سابقہ چال چلن، دیانت، اخلاص، اخلاق اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔
(۸) متفرق قابل ذکر امور (۹) بزرگان سلسلہ کی سفارش

(ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

تلاشِ گمشدہ

مندرجہ ذیل حلیہ کا ایک لڑکا ۲۲/۲۳ فروری ۱۹۵۴ء سے لاپتہ ہے۔ حلیہ حسب ذیل ہے:۔
محمد شفا ولد شاہزادہ صاحب سکنہ پکا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔ رنگ گورا، قد اچھا لمبا، عمر تقریباً ۱۶ یا ۱۷ سال بدن پر سفید قمیص سرخ دوہر۔ تہبند نیلا۔ پاؤں میں کھیڑی سیاہ رنگ سر پر جناح کیپ برنگ سرمئی۔ غور سے دیکھنے پر ایک آنکھ قدرے کمزور معلوم ہوتی ہے۔
مندرجہ بالا حلیہ کا اگر کوئی لڑکا کسی جماعت یا کسی دوست کے پاس ہو۔ تو اس کی فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ یا اگر یہ اعلان خود محمد شفا خود پڑھیں تو وہ نظارت کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

احباب جماعت مطلع رہیں

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اغراض و مقاصد کے لئے دیا جائے وہ بغیر رسید کے نہ دیا جائے۔ اور رسید وہی قبول کی جائے جو نظارت بیت المال کی طرف جاری کردہ ہے جس پر نظارت بیت المال کی مہر ہو۔ کسی مقامی جماعت کو کسی قسم کی کوئی رسید بک چھپوانے کی اجازت نہیں ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

قابل توجہ موصیان

بعض دوست اپنے دستخط بھی صاف نہیں کرتے۔ اور نہ وصیت نمبر درج کرتے ہیں۔ اس طرح پتہ نہیں چلتا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ چنانچہ ایک دوست نے ۲۲/۲/۵۴ کو اقبال نگر لاہور سے خط لکھا ہے۔ تو ان کے دستخط پڑھے نہیں جاتے ہیں۔ اور نہ ہی انہوں نے اپنا وصیت نمبر درج کیا ہے۔ اس لئے ان کا خط فائل کر دیا گیا ہے۔ تعمیل نہیں ہو سکی۔
ہر موصی کو خط و کتابت کرتے وقت اور روپیہ بھیجتے وقت اپنے دستخط صاف کرنے چاہئیں۔ اور نمبر وصیت ضرور درج کرنا چاہیئے۔ تاکہ جلد تعمیل ہو سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں عبدالرحیم صاحب عرف محمد ابن میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم سکنہ بانسو تحصیل کوٹلہ ریاست کشمیر کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرماویں۔ یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

وصایا مندرجہ ذیل وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۱۶۲ منکہ رضیہ بیگم زوجہ مولوی محمد حفیظ صاحب قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور میرا زیور ۶ ۱/۴ تولہ حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی ۳ تولہ۔ کانٹے طلائی ایک تولہ۔ سوئی ۱/۴ تولہ۔ انگوٹھی تین ماشہ جس کی قیمت ۱۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اور نہ کوئی آمد ہے۔ آئندہ اگر کوئی میں جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز بعد میری وفات پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ والسلام۔ رضیہ بیگم بقلم خود گواہ شد: محمد حفیظ مولوی فاضل خاوند موصیہ معاون ناظر دعوت و تبلیغ ۱۹/۲/۵۴۔ گواہ شد: عبدالقدیر سیکرٹری وصایا قادیان ۱۹/۲/۵۴۔ گواہ شد: شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۱۶۷ منکہ علی محمد ولد حاجی دین محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ درویشی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میں بطور درویش قادیان میں مقیم ہوں۔ جو بھی آمد ان حالات میں ہو گی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتا ہوں۔ میں اس وقت معمولی قسم کا زمیندارہ بھی کر رہا ہوں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی وصیت کروں گا۔ اس وقت مجھے بطور درویش مبلغ ۲۷ روپے صدر انجمن کی طرف سے ملتے ہیں۔ ان کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ادا کرتا ہوں گا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔
العبد: نشان انگوٹھا علی محمد ولد حاجی دین محمد صاحب ننگل باغبانان حال درویش قادیان۔ گواہ شد: عبدالحق ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ قادیان موصی ۱۰۸۰۶ بقلم خود۔ گواہ شد: سردار علی کھرل درویش وصیت نمبر ۱۰۸۹۱ ۱۲/۱/۵۴

وصیت نمبر ۱۳۱۶۵ منکہ عبدالرحمٰن فیاض ولد غلام محمد صاحب قوم نون پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کاٹھ ڈیرہ ڈاکخانہ بازی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر حال قادیان۔ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ اس لئے میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری آمد ماہوار اس وقت ۲۷/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کے ساتھ حصہ آمد میں کمی بیشی کی اطلاع میں خود دیا کروں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد میں پیدا کروں یا مجھے کسی طرح سے ملے تو اس پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور وفات پر جس قدر جائداد میری ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: عبدالرحمٰن فیاض حال قادیان۔ گواہ شد: ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری مال قادیان۔ گواہ شد: عبدالقدیر سیکرٹری وصایا قادیان

وصیت نمبر ۱۳۱۴۷ منکہ امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ریتی چھلہ حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ نیز ۱۵۰/- روپے نقدی کی صورت میں میرے پاس ہیں۔ سُرکیاں طلائی قیمتی ۳۰/- روپیہ کوکا طلائی ۴/- روپیہ ہے۔ میری یہ کل جائداد قیمتی ۶۸۴/- روپے بنتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو۔ نیز اس وصیت میں میرے کسی رشتہ دار کو دخل دینے کا اختیار نہ ہو گا۔ میں اپنی جائداد کی کمی بیشی کی اطلاع ہر وقت مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ والسلام۔ امۃ الحفیظ بیگم۔ گواہ شد: منظور احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: محمد بشیر کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۰۷۹ منکہ احمد حسین ولد مومن حسین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ... ساکن ... میری جائداد حسب ذیل ہے۔ یعنی چار عدد سنگر مشین جن کی قیمت ۶۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں یہ بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ ان کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ مورخہ ۲۹/۵/۵۱
العبد: احمد حسین۔ گواہ شد: عبدالرحیم ملکانہ انسپکٹر بیت المال ۲۹/۵/۵۱۔ گواہ شد: محمد پاشا مولوی فاضل ۲۹/۵/۵۱

وصیت نمبر ۱۳۰۰۳ منکہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ مرزا بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ... ضلع گجرات حال قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ زیورات: کنگنیاں طلائی وزنی ۲ تولہ قیمتی ۱۷۰/- روپیہ۔ ... وزنی ۲ تولہ قیمت ۱۳۰/- اس کل جائداد کی قیمت ۵۰۰/- روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ جب کبھی میری جائداد میں کوئی اضافہ ہو گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو میں دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ میرے ورثاء کو میری اس میں دخل اندازی کا کوئی حق نہ ہو گا۔ العبد: نشان انگوٹھا آمنہ بی بی زوجہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ گواہ شد: مرزا بشیر احمد خاوند موصیہ ۳/۳/۵۴۔ گواہ شد: ... کلرک نظارت بہشتی مقبرہ قادیان ۳/۳/۵۴

وصیت نمبر ۱۳۰۸۶ منکہ امۃ الحبیب بنت مرزا برکت علی صاحب سابق امیر جماعت ہائے ایران عراق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور ہندوستان۔ میرے پاس اس وقت اپنی ملکیتی انگوٹھی مالیتی مبلغ ۱۵ روپے ہے اور ۵۰ روپے اور ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی جائداد یا آمد نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو متروکہ جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور میرے ورثاء پر حصہ جائداد کی ادائیگی لازمی ہو گی۔ والسلام۔ امۃ الحبیب بقلم خود ۳/۱۱/۵۱۔ گواہ شد: مرزا برکت علی آف آبادان والد موصیہ قادیان ۳/۱۱/۵۱۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن قادیانی بقلم خود ۱/۱۱/۵۱۔ گواہ شد: برکات احمد راجیکی ۳/۱۱/۵۱

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

حب اٹھرا رجسٹرڈ۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولے ہوتے چودہ روپیہ ۱۳-۱۲-۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

دارالحکومت پاکستان میں عراق کے شاہ فیصل دوم اور امیر عبدالالہ کا شاندار استقبال

سارا شہر عراق زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا معزز مہمانوں کا دو میل طویل شاندار جلوس

کراچی ۱۳ مارچ:۔ پاکستان کے دارالحکومت کراچی کے ۱۰ لاکھ شہریوں نے آج ۱۹ سالہ اعلیٰ عراق شاہ فیصل دوم کا شاندار خیر مقدم کیا۔ یہ پاکستان کے لئے ایک تاریخی موقعہ تھا۔ جب کہ جواں سال حکمران کے استقبال کے لئے پورا شہر امڈ آیا۔ اور شاہ ایران کے اس یادگار دورے کی یاد تازہ کر دی جو آج سے چار برس قبل ۱۹۵۰ میں اسی شہر سے شروع ہوا تھا۔ کراچی کے ہوائی مستقر سے گورنر جنرل ہاؤس تک کے گیارہ میل لمبے راستہ کے دونوں طرف لاکھوں مرد عورتوں اور بچوں نے کئی گھنٹوں سے تیز دھوپ کے باوجود شاہ کے دیدار

کے مشتاق کھڑے تھے ان کی کار کو دیکھتے ہی تالیاں بجائیں۔ بیس موٹر سائیکل سوار فوجی نوجوانوں کی معیت میں ایک کار جس پر عراق اور پاکستان کے پرچم لہرا رہے تھے شہر کی اہم شاہراہوں سے گذر کر گورنر جنرل ہاؤس میں پہنچی۔ اس میں دائیں طرف گورنر جنرل مسٹر غلام محمد بیٹھے تھے۔ ٹھیک ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر شاہ عراق کا طیارہ کراچی کے ہوائی مستقر پر اترا۔ تو گورنر جنرل اور وزیر اعظم نے شاہ کا استقبال کیا۔ شاہ عراق سفراء۔ وزراء اور معززین شہر سے ملاقات کے بعد ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر ہوائی مستقر سے جلوس کے ساتھ روانہ ہوئے اور ۴ بجکر ۴۰ منٹ پران کی کار گورنر جنرل ہاؤس میں داخل ہو گئی۔ لاکھوں عوام نے جو کئی گھنٹے پہلے سڑکوں کے دونوں طرف جمع تھے۔ شاہ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ وہ سڑکیں جن سے شاہ کا جلوس نکلنے والا تھا سہ پہر کو بارہ بجے سے ہی ٹھنڈی پڑ گئی تھیں۔ اور بہت کم گاڑیاں چلتی نظر آتی تھیں۔ سڑکوں کے دونوں طرف پولیس کے ہزاروں جوان اور مسلح فوجی کھڑے تھے۔ کینٹری کلب سے گورنر جنرل ہاؤس تک سرخ ٹوپیاں پہنے ہوئے پولیس کانسٹیبل اور خاکی وردیوں میں ملبوس فوجی اپنی رائفلوں کے ساتھ نظر آتے تھے۔ لوگوں کے چھوٹے چھوٹے جتھے سڑکوں پر جمع ہونے لگے تھے۔ سب سڑک مکانات کی بالکونیوں اور چھتوں پر بھی عورتوں مردوں اور بچوں کے جھرمٹ جمع تھے۔

سڑکوں کے دونوں طرف پاکستانی و عراقی پرچم آہستہ آہستہ لہرا رہے تھے۔ ایک بجے کے قریب ہجوم بے حد بڑھ گیا۔ اور پونے دو بجے کے بعد شہر ہی سے بالکل کٹ گیا۔ چنانچہ جن سڑکوں سے جلوس گذرنے والا تھا ان پر ٹریفک بند ہو چکا تھا۔ اور ہر ہوائی مستقر پر زبردست گہما گہمی تھی۔ ہوائی مستقر کی گول بلڈنگ سے ذرا ہٹ کر ہینگر کے قریب ایک شامیانہ معزز مہمانوں کے لئے اور اس سے تین سو گز کے فاصلے پر سفراء اور وزراء کے لئے ایک شامیانہ نصب تھا۔ ہینگر کی بلند عمارت پر عراق و پاکستان کے پرچم لہرا رہے تھے۔ گول عمارت پر ہزاروں لوگ چڑھے ہوئے تھے۔ اور طیارے کے اترنے کے راستے

کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھی ہجوم اکٹھا تھا جسے پولیس اور فوج نے گھیرے میں لیا ہوا تھا مستقر کے بیچ میں ایک ڈائس رکھا تھا۔ اور اس کے قریب دو پاکستانی پرچم لہرا رہے تھے۔ درمیان میں عراقی پرچم لٹکا ہوا تھا گارڈ آف آنر کے لئے فوج کے دستے مارچ کرتے ہوئے اپنی جگہ لے رہے تھے۔ ڈھائی بجے تک سارے انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ سفراء اور وزراء جمع تھے۔ پاکستانی بحریہ بری

فوج اور ہوائیہ کے تین سو جوان دو قطاروں میں ہینگر کے سامنے کھڑے تھے کہ دو بجکر ۴۰ منٹ پر وزیر اعظم جو سیاہ فراک کوٹ میں ملبوس تھے۔ بیگم محمد علی کے ہمراہ مستقر پر پہونچے۔ ان کے چند منٹ بعد گورنر جنرل جو فاختئی رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھے تشریف لائے اب اعلان ہوا کہ شاہ عراق کا طیارہ کراچی سے صرف ۵ میل دور ہے۔ ٹھیک دو بجکر ۵۲ منٹ پر طیارہ فضا میں نظر آیا اس کے دائیں اور بائیں پاکستانی ہوائیہ کے چار چار طیارے تھے جو شاہ کے خیر مقدم کے لئے کراچی سے ۵۰ میل کے فاصلے سے ساتھ ہو گئے تھے۔ ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر "کے ایل ایم" کا خاص جہاز الحق والا ڈی سی ۶ طیارہ ہوائی مستقر پر اترا تو مجمع نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔ اس وقت ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ طیارہ ڈائس کے قریب جا کر رکا۔ سفیر عراق سید عبدالقادر جیلانی آگے بڑھے انہوں نے شاہ عراق اور امیر عبدالالہ دونوں کا جو فوجی لباس میں تھے استقبال کیا۔ اس کے بعد گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اور پھر وزیر اعظم محمد علی شاہی مہمانوں سے ملے جہاں سے ان کو ڈائس پر لے جایا گیا۔ شاہ کے ڈائس پر پہونچتے ہی عراقی پرچم لہرا دیا گیا۔ اور بینڈ نے ترانہ بجایا گارڈ آف آنر نے شاہ کو سلامی دی۔ اور اس کے بعد گارڈ کمانڈر نے ان سے گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کی درخواست کی۔ شاہ گارڈ کمانڈر کے ہمراہ ان کے پیچھے روانہ ہوئے۔ گورنر جنرل، امیر عبدالالہ کے ساتھ ڈائس کے قریب ٹھہر گئے۔ شاہ نے جو فوجی لباس میں تھے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ وہ پہلے قطار کے سامنے سے ہو کر گذرے اور پھر ان کا سفراء وزراء اور معزز مہمانوں سے تعارف کرایا گیا۔ شاہ عراق اس کے بعد گورنر جنرل ہاؤس روانہ ہوئے۔ موٹر سائیکل سوار دستہ ان کی کار کے آگے آگے تھا ان کی کار کے بعد وزیر اعظم کی کار تھی جس میں امیر عبدالالہ بھی تھے۔ ایک درجن کاروں کا یہ جلوس تین بجکر ۱۵ منٹ پر خراماں خراماں شہر کی طرف چلا ہوائی

مستقر کے قریب ہزاروں افراد سڑکوں کے دونوں طرف جمع تھے۔ نواحی بستیوں کے لوگ بھی دور دراز مسافت طے کر کے شاہ عراق کے استقبال کو آئے تھے۔ یہاں بعض جگہ سڑک کے دونوں طرف ہجوم تین قطاروں میں تھا مستقر کے علاقے سے نکل کر جب حیدر آباد روڈ اور کنٹری کلب روڈ پر جگہ جگہ سینکڑوں لوگوں کے جتھے تھے۔ عورتیں مرد اور بچے خاموشی سے کھڑے شاہ کی کار کو گزرتے دیکھ رہے تھے۔ ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری پر سب سے پہلا سجا ہوا دروازہ نظر آیا۔ اس کے بعد جیل روڈ پر بے انتہا ہجوم جمع تھا اور ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع تھے مکانوں کی چھتوں اور بالکنیوں میں بے شمار افراد جمع تھے۔ آہستہ آہستہ کاروں کا جلوس گزر رہا تھا۔ بندر روڈ پر بھی بے پناہ ہجوم تھا۔ یہاں سے گورنر جنرل ہاؤس تک چھ دروازے بنے ہوئے تھے یہاں "شاہ عراق زندہ باد" پرچموں پر لکھا تھا۔ یہ پرچم سائیکل رکشا انجمن نے لگائے تھے۔ اور سڑکوں کے دونوں طرف عراقی و پاکستانی پرچم لہرا رہے تھے۔ جیسے جیسے جلوس گذرتا فوجی جوان سلامی دیتے تھے۔ بندر روڈ ایکسٹینشن پر ٹریفک کے گول چکر پر بینڈ نے نغمہ ریزی کر کے شاہ کا استقبال کیا۔ یہاں سڑکوں کے دونوں طرف دس دس قطاروں میں ہجوم تھا۔ جو بہت نظم و ضبط کے ساتھ کھڑا تھا بندر روڈ سے جلوس جب وکٹوریہ روڈ پر مڑا تو اسکولوں کے ہزاروں طلباء نے جو عراق کے چھوٹے چھوٹے پرچم لئے ہوئے تھے نعروں کے ذریعے شاہ کا استقبال کیا اور اپنے پرچم ہلاتے رہے۔ وکٹوریہ روڈ سے گذر کر شاہ کی کار ہولک روڈ پر مڑی جہاں گورنر جنرل ہاؤس سے چند قدم پر آخری دروازہ بنا ہوا تھا۔ گورنر جنرل ہاؤس میں شاہ کا خیر مقدم گورنر جنرل کے باڈی گارڈ نے کیا جو گھوڑوں پر سوار اپنی سرخ روایتی طور پر شاندار وردیوں میں کھڑے تھے۔ گورنر جنرل ہاؤس کے سبزہ زار کے ساتھ یہ شاندار اجتماع بڑا پر رونق معلوم ہو رہا تھا۔ ٹھیک چار بجکر بیس منٹ پر شاہ عراق امیر عبدالالہ اور شاہی پارٹی کے دوسرے افراد گورنر جنرل ہاؤس پہنچ گئے تھے۔ اور اس طرح آج کا دن ایک تاریخی حیثیت حاصل کر چکا تھا۔ دن ڈھل رہا تھا۔ سائے طویل ہو رہے تھے اور ہجوم گھروں کو لوٹنے والا تھا۔ ۵ بجے سڑکیں کھول دی گئیں، مجمع سڑکوں پر چھا گیا۔ سر ہی سر نظر آتے تھے۔ لاکھوں انسان سڑکوں پر رینگنے لگے تھے۔ اور دوسرا تمام ٹریفک روک دینا پڑا تھا۔ اس مجمع کے پھیلاؤ کو سمٹنے میں گھنٹوں ہی لگ گئے۔ اور جم غفیر سمٹتا چلا گیا۔ ہر شخص کی زبان پر آج شاہ عراق ہی کا نام تھا۔ ہز میجسٹی اور ہز رائل ہائی نس ریجنٹ ہز ایکسیلنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان کی دعوت پر پاکستان کے تیرہ روزہ سرکاری دورہ پر تشریف لائے ہیں۔

ضروری اطلاع

کل بروز اتوار اخبار بند نہیں ہوگا۔
ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

مینجر

ملک فیروز خاں نون کراچی آ رہے ہیں

کراچی ۱۲ مارچ۔ بیگم شاہنواز آج لاہور سے کراچی پہنچ گئیں۔ جہاں آپ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کریں گی۔ لاہور سے خبر آئی ہے۔ کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون آج ڈاک سے کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ کراچی میں مہاجر آبادکاری کے طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں کے امتیاز کو قائم رکھنے کے متعلق مرکزی حکومت سے بات چیت کریں گے۔

امریکی فوجی مدد کے متعلق بھارت کی تمام سیاسی جماعتوں کا کنونشن بلانے کا مطالبہ!

نئی دہلی ۱۲ مارچ:۔ بھارت پارلیمنٹ کے ایوان بالا کونسل آف سٹیٹ میں ایک غیر سرکاری قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کو ملنے والی امریکی فوجی امداد کے سوال پر غور کرنے کے لئے حکومت تمام سیاسی جماعتوں اور ممتاز آزاد خیال سیاست دانوں کا ایک کنونشن طلب کرے قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ کنونشن اس سلسلے میں قوم کے لئے آئندہ لائحہ عمل بھی تیار کرے۔ کونسل میں ایک اور غیر سرکاری قرارداد بھی پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے جس میں بھارت کے قانون اسلحہ میں ترمیم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک پارلیمانی کمیٹی کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بھارتیوں کو ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کی غرض تیار کی جاسکے۔ صحیح ہے کہ بھارت پارلیمنٹ کے ایوان زیریں نے پہلے ہی ایک قرارداد منظور کر لی ہے جس میں بھارتی نوجوانوں کو رائفل چلانے کی تربیت دینے کی سفارش کی گئی ہے

لکھنؤ اے الحبیب میل ۱۲ مارچ:۔ ریاست بھوپال کے وزیر اعلیٰ کی اہلیہ کا سوگ ساری ریاست میں منایا گیا۔ اکثر مقامات پر ماتمی جلوس میں قرارداد تعزیت منظور کی گئیں

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

"ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا۔ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔"

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲½ روپے۔ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

سندھ میں عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کردیا جائیگا

کراچی ۱۲ مارچ سندھ میں عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے کے سلسلہ میں ضروری اقدام شروع کئے جا چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار نے صوبائی اسمبلی میں سوالوں کے وقفے کے دوران بتایا کہ صوبے کے عوام ۶۰ سال سے یہ مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس لئے حکومت نے اس کام کی ابتدا کی ہے۔ اور صوبے کے مختلف تعلقوں میں مجسٹریٹوں کی ۳۹ عدالتیں قائم کردی گئی ہیں۔ چنانچہ ریونیو افسروں کے پاس عدالت کا کام بہت کم رہ گیا ہے۔ انہوں نے مسٹر جی ایم سید کے سوال کے جواب میں یہ اظہار کیا۔ وزیر آبادکاری مسٹر رحیم بخش سومرو نے مسٹر جی ایم سید کے سوال کے جواب میں بتایا کہ حیدرآباد میرپور خاص میں نئی بستی تعمیر کی جانے والی ہے۔ حیدرآباد کی بستی پر ایک کروڑ ۴۷ لاکھ ۸۰ ہزار ۵ سو روپے، میرپور خاص کی بستی پر ۲۳ لاکھ ۶۸ ہزار ۵ سو روپے اور نواب شاہ کی بستی پر پانچ لاکھ ۳۱ ہزار ۹ سو روپے خرچ ہوں گے۔ مرکزی حکومت حیدرآباد کی بستی کے لئے ۸۱ لاکھ ۸۵ ہزار ۵ سو روپے میرپور خاص کی بستی کے لئے ۷ لاکھ ۶۷ ہزار روپے اور نواب شاہ کیلئے ۲ لاکھ ۱۸ ہزار روپے دیگی۔ اس کے علاوہ مرکز نے ایک لاکھ ۱۱ ہزار روپے کی ایک اور رقم دی ہے۔ یہ رقم زمین کی درستی کے لئے ہے۔ جو مہاجرین میں مکمل رعایتی نرخوں پر تقسیم کی جائے گی۔

آسام کے ریلوے سٹیشن میں زبردست آتشزدگی

ایک لاکھ کا نقصان

ربڑ دگرھ ۱۲ مارچ۔ کل یہاں شمال مشرقی ریلوے ورکشاپ میں زبردست آگ لگ گئی جس سے قریباً ایک لاکھ روپے کی مالیت کا ریلوے اسٹور جل کر تباہ ہوگیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ آتشزدگی کی واردات بجلی سے ہوئی میونسپل اور ریلوے کے فائر انجنوں نے آگ پر قابو پالیا۔ اور دوسرے حصہ میں رکھے ہوئے ریلوے اسٹور کو تباہ ہونے سے بچالیا۔ اس حادثے میں فائر بریگیڈ کے عملے کے ۶ افراد آگ کے شعلوں سے زخمی ہوئے مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا

امریکی سفیر پنجاب اور سرحد کا دورہ کرینگے

لاہور ۱۲ مارچ۔ پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر ہوریس لے ہلڈرتھ ۱۷ مارچ سے پنجاب اور صوبہ سرحد کے دورے پر روانہ ہوجائیں گے۔ وہ کراچی سے ملتان بذریعہ طیارہ جائیں گے۔ ان کے ہمراہ مسز ہلڈرتھ اور ان کا لڑکا ہوریس یونیر بھی ہوں گے۔ ملتان سے یہ پارٹی تونسہ جائے گی۔ جہاں وہ دریائے سندھ کے پار بیراج دیکھیگا پھر یہ لوگ راولپنڈی گجرات ہوکر پشاور جائیں گے۔ وہ جہلم اور ٹیکسلا بھی جائیں گے۔

ٹیونس کے سابق وزیر اعظم پاکستان آئیں گے

قاہرہ ۱۲ مارچ۔ تیونس کے سابق وزیر اعظم صالح بن یوسف جو ان دنوں قاہرہ میں جلاوطنی کے دن گزار رہے ہیں۔ آج بذریعہ طیارہ انڈونیشیا روانہ ہوگئے۔ انہوں نے روانگی سے قبل بتایا کہ وہ فلپائن۔ جاپان برما پاکستان اور بھارت کا بھی دورہ کریں گے۔

نہرو کا بیان غلط بیانی پر مبنی ہے

فوجی مبصروں کے متعلق کنیڈا کے اخبار کا تبصرہ

ٹورنٹو ۱۲ مارچ۔ ٹیلی گراف جنرل نے ۸ مارچ کے اداریے میں پنڈت نہرو کے اس بیان کو کہ اقوام متحدہ کے مبصرین کی جماعت کے امریکی ارکان جانبدار نہیں کہے جاسکتے بیہودہ معترضت رساں جھوٹ بتایا ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان بعض اوقات ہمیں سخت آزمائش میں مبتلا کردیتا ہے۔ چند روز ہوئے۔ اس نے پھر ایسی حرکت کی ہے۔ رائٹ آنریبل سان لوران کو نئی دہلی سے روانہ ہوئے کچھ ہی دن ہوئے تھے کہ پنڈت نہرو نے کشمیر سے ان امریکی مبصرین کی واپسی کا مطالبہ شروع کردیا۔ جو اقوام متحدہ کے مبصرین کی جماعت میں شامل ہیں۔ پنڈت نہرو کا کہنا ہے۔ کہ چونکہ حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ پاکستان کو فوجی امداد دے رہی ہے۔ اس لئے امریکی مبصرین کشمیر کے معاملات میں غیر جانبدار نہیں کہے جاسکتے یہ لغو معترضت رساں اور جھوٹا الزام ہے۔ حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ نے ہندوستان کو بھی ایسی ہی فوجی امداد دینے کی پیشکش کی تھی۔ لیکن اس نے اسے مسترد کردیا۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ان دیگر آٹھ ممالک کے مبصرین جن میں کناڈا بھی شامل ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مبصرین کو جانبداری سے باز نہیں رکھ سکتے۔ در حقیقت حکومت ہندوستان کے اس رویہ کی بنیاد ہی مشکوک ہے۔ اگر پنڈت نہرو کو واقعی امریکی مبصرین کی جانبداری پر شبہ تھا۔ تو وہ یہ امید ظاہر کرسکتے تھے۔ کہ امریکی مبصرین کشمیر میں عارضی صلح کے متعلق انتہائی احتیاط کے ساتھ کام کریں گے۔

جارحانہ پالیسی کبھی کامیاب نہیں ہوتی (مولوٹوف)

ماسکو ۱۲ مارچ۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے جو سپریم سوویٹ کی نشست کے لئے دوبارہ انتخاب لڑ رہے ہیں۔ آج اپنے حلقے کے ووٹروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ سال سے عالمی کشیدگی میں کمی ہوگئی ہے۔ کوریا کی جنگ کے خاتمے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مولوٹوف نے کہا کہ کوریا میں عارضی صلح ہونے سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ جارحانہ پالیسی کبھی کامیاب نہیں ہوتی

امریکی مبصرین کے متعلق اقوام متحدہ کے ردعمل پر بھارت کی گھبراہٹ

جموں ۱۲ مارچ۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر واگ ہمیر شولٹ نے جو کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے جو مبصرین کشمیر میں ہیں۔ ان کا اپنے ممالک سے کوئی واسطہ نہیں وہ اقوام متحدہ کے نمائندے ہیں۔ اس بیان پر مقبوضہ کشمیر کے افسران میں کھلبلی مچ گئی ہے سکرٹری جنرل مسٹر واگ ہمیر شولٹ نے پنڈت نہرو کے اس بیان کا جواب دیا تھا۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں امریکی مبصرین اب غیر جانبدار نہیں رہے ہیں۔ انہیں واپس بلایا جائے۔ مقبوضہ کشمیر کے کچھ افسر اس حد تک کہہ رہے ہیں۔ کہ امریکی مبصرین کو ناپسندیدہ افراد قرار دے کر ریاست سے نکال دیا جائے کچھ افسر پنڈت نہرو سے اس سلسلہ میں گفتگو کرنے کے لئے دہلی جانے والے ہیں۔ خط متارکہ جنگ کے دونوں طرف مبصرین کے دو ہیڈکوارٹر ہیں۔ امریکہ کو ملا کر ۲ ممالک کے مبصرین کی تعداد ۴۲ ہے۔ امریکی مبصرین کہتے ہیں کہ جب تک اقوام متحدہ کی طرف سے ہدایت نہ آئے گی ہم کشمیر چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔

مشرقی بنگال کے دو پولنگ اسٹیشنوں پر

دوبارہ پولنگ ۲۷ مارچ کو کرائی جائیگی

ڈھاکہ ۱۲ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ضلع میمن سنگھ میں جمال پور مرکزی مسلم حلقے میں ۲۷ مارچ کو دوبارہ پولنگ کرائی جائے گی۔ یہ دوبارہ پولنگ صرف ایک پولنگ اسٹیشن میں ہوگی۔ نیتر گنج مرکزی مغربی حلقے میں سوہانج پولنگ اسٹیشن میں بھی دوبارہ پولنگ کرانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جمال پور کے حلقے میں ایک پریزائیڈنگ افسر نے شکایت کی تھی۔ کہ اس پولنگ اسٹیشن میں ایک ٹ بیلٹ بکس ٹوٹا ہوا پایا گیا تھا۔ منشی گنج کے پولنگ اسٹیشن کے پریزائیڈنگ افسر نے وقت مقررہ سے پہلے ووٹ لینے بند کردیئے تھے۔ کیونکہ اس کے پولنگ بوتھ کے سامنے زبردست مظاہرہ ہو رہا تھا۔ اس حلقے میں مسلم لیگ کا امیدوار عوامی لیگ کے آرگنائزنگ سیکرٹری کا مقابلہ کر رہا ہے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ڈھاکہ کے حلقوں میں ۱۴ مارچ کو ووٹوں کی گنتی شروع ہوگی۔ مسٹر نور الامین کے حلقے میں ۱۸ مارچ کو ووٹوں کی شماری ہوگی۔

صدر شام کی جانب سے گورنر جنرل کا شکریہ

کراچی ۱۲ مارچ۔ ہز ایکسیلنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان کو شام کے نئے صدر ہز ایکسیلنسی ہاشم اتاسی کا مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا ہے "آپ نے میرے صدر جمہوریہ شام کا عہدہ دوبارہ سنبھالنے پر جو پیغام مبارکباد روانہ کیا ہے۔ اس کے لئے ہز ایکسیلنسی اور حکومت و باشندگان پاکستان کا انتہائی خلوص دل کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس موقع پر یور ایکسیلنسی اور اپنے پاکستانی بھائیوں سے پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے باشندگان شام کی نیک تمناؤں کا بھی اظہار کرتا ہوں"۔

وزیر اعظم جاپان پاکستان کا دورہ کریں گے

ٹوکیو ۱۲ مارچ۔ وزیر اعظم جاپان شیگیرو یوشیدا مئی کے وسط میں دنیا کے دورہ پر روانہ ہوں گے وہ ایک ماہ تک امریکہ کینیڈا برطانیہ مغربی جرمنی اٹلی پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گے۔

مشرقی پنجاب کے بجٹ میں ۵ و لاکھ کا خسارہ

چنڈی گڑھ۔ ۱۲ مارچ۔ آج مشرقی پنجاب اسمبلی میں نیا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں ۵ و لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ نئے ٹیکس لگانے کے بعد یہ خسارہ ۴۳ لاکھ روپے رہ جائے گا۔

نور الامین وزارت کے خاتمہ کا کام مکمل کردیا گیا

۱۴ مارچ کو گورنر راج قائم کردیا جائے گا

ڈھاکہ ۱۲ مارچ۔ مشرقی بنگال میں پانچ روزہ انتخابات ختم ہونے کے ساتھ سابقہ موجودہ وزارت کو سبکدوش کرنے کا کام بھی مکمل کردیا گیا ہے۔ ۱۴ مارچ کو مشرقی بنگال کی اسمبلی کی توسیع شدہ عمر ختم ہورہی ہے۔ اور اس روز صوبے میں گورنر راج قائم کردیا جائے گا۔ حکام نے اس سلسلے میں تمام انتظامات کرلئے ہیں۔

پاکستان پارلیمنٹ کا بجٹ سشن

کراچی ۱۲ مارچ۔ پاکستان پارلیمنٹ میں ۱۵ مارچ کو وزیر خزانہ مسٹر محمد علی نیا بجٹ پیش کریں گے۔ بجٹ پر سہ روزہ عام بحث ۱۷ مارچ سے شروع ہوگی۔ اس کے بعد مطالبات زر پر ووٹنگ ہوگا۔ جو ۲۵ مارچ تک جاری رہے گا۔ ۵ دن سرکاری کاموں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ ۲۶ مارچ کو غیر سرکاری بل پیش ہونگے توقع ہے کہ بجٹ اجلاس ۳۱ مارچ کو ختم ہوجائیگا دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ایک دن کے لئے ۱۴ مارچ کو ہوگا۔ تقریباً ایک درجن سرکاری بل پیش ہونگے جن میں بنگالی ایکٹ کے قیدیوں کے قانون مجریہ ۱۸۱۸ء میں ترمیم کا بل پیش ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی بین الاقوامی ایر لائن کے قیام کے لئے بھی بل پیش ہوگا

قاہرہ ۱۲ مارچ۔ یہاں کے اخباروں نے کچھ دن کے توقف کے بعد پھر پاکستان کے خلاف لکھنا شروع کردیا ہے چنانچہ آج فوج کے ترجمان دو اخباروں نے پاکستان کے لئے امریکی امداد پر نکتہ چینی کی ہے۔